ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.2 2022

مولانا محمد شریف اللہ اور تفسیر الکوثری کا تعارفی جائزہ

[1]Muhammad Tahir Rafiq , [2]Dr.Majid Rashid, [3]Muhammad Sami Ullah

ABSTRACT:
The Holy Qur'an is the only book that is available to us in the form of an orderly, organized, living and preserved scripture. Only the Holy Qur'an claims that it is a safe book. Not only its every letter and movement is safe, but also the ways of paying its words have come down to us with continuity and frequency with full health.Despite the fact that Allah Almighty has taken the responsibility of protecting the Holy Qur'an, scholars and commentators did not close their eyes to the need to protect it. With the revelation of the Holy Qur'an, its writing was arranged. Therefore, scholars and commentators have been created and they have explained meaning of every aspect and angle of the Holy Quran in a dignified manner in different languages of the world. In this regard, the efforts of Muhammad Sharifullah are also worth mentioning, especially his Tafseer (Tafseer Al-Kawthari). But it contains precise and valuable points. It is a masterpiece of literature and a fountain of knowledge. He is such a personality of Pakistan, especially Province Punjab, who has solved the conflicts. He followed the Hanafi school of thought. He served the Qur'an and Hadith throughout his life with strong arguments and made them his cloak. In the following article, Tafsir al-Kawthari and the introduction of Maulana Muhammad Sharifullah are described.

Keywords: *Quran, Hadith, Protection, Explained, Efforts, Precise, Precious, Conflicts, Critical, Tafsir.*

شیخ التفسیر والحدیث استاذ العلماء جامع المعقول والمنقول حضرت محمد شریف اللہ نور اللہ مرقدہ کے حالات زندگی

ولادت باسعادت:

حضرت مولانا شریف اللہ نور اللہ مرقدہ 1379 ہجری ضلع رحیم یار خان کے مضافات میں واقع بستی مولویان میں پیدا ہوئے۔ آپ کا نام شریف اللہ رکھا گیا۔[1]
مولانا شریف اللہ نہ صرف دوھیال کی طرف سے علماء کے خاندان کے چشم و چراغ ہیں بلکہ ننھیال کی طرف سے بھی آپ کا رشتہ دین پور شریف کے مشہور علمی، مذہبی اور روحانی خاندان سے ہے۔ اس طرح آپکا تعلق نجیب الطرفین خاندان سے ہے۔[2]
مولانا شریف اللہ نے ایسے ماحول میں آنکھ کھولی جہاں ایک طرف قال اللہ کی ضربوں سے فضا معطر تھی تو دوسری طرف قال الرسول کی صدائیں بھی بلند تھیں۔ حضرت رحمہ اللہ تعالی کے والد محترم علیہ الرحمۃ تاج العلماء شیخ عبد الرحیم ایک بلند پایہ محقق، نامور محدث اور مضبوط عالم تھے اور خلیفہ حافظ غلام محمد دین پوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے مرید تھے ان کی وفات کے بعد پھر آپ نے اپنا روحانی تعلق حضرت شیخ حماد اللہ الھالیجوی رحمہ اللہ تعالیٰ سے قائم کیا۔[3]

تعلیم تربیت :

علمی خاندان سے تعلق ہونے کی وجہ سے آپ کے والد محترم نے بچپن ہی سے آپ کی تعلیم کی طرف توجہ فرمائی اور اس کے لیے آپ کو حافظ محمد مٹھا صاحب کے پاس حفظ قرآن کے لیے گئے آپ نے مکمل قرآن مجید حافظ محمد مٹھار حمہ اللہ سے ہی حفظ کیا۔ حضرتؒ نے قاری فتح محمد پانی پتی رحمہ اللہ سے بھی قرآن مجید پڑھا قاری صاحب جب بھی مدرسہ تشریف لاتے اور قیام پذیر ہوتے تو حضرت رحمۃ اللہ علیہ ہی آپ کی خدمت پر مامور ہوتے تھے۔ قاری صاحب حضرتؒ کی خدمت سے خوش ہو کر انہیں خوب دعائیں دیتے تھے۔
حفظِ قرآن کے بعد درس نظامی کی تعلیم کو شروع کیا اللہ جل شانہ نے آپ کو بہت مضبوط حافظہ عطا کیا تھا آپ بچپن سے ہی بہت ذہین تھے۔ آپ نے تقریباً تمام کتب اپنے والد گرامی سے پڑھیں۔ آپ کے والد گرامی کے پڑھانے کا اپنا ایک طرز و انداز تھا جس میں جہاں طلباء کے اندر مطالعہ کا شوق پیدا ہوتا وہیں کتابوں کے دقائق کا حل کرنا بھی ان کے لیے آسان ہوتا۔ تاہم فراغت کے بعد آپ کے والد گرامی نے آپ کو علم میراث کے کچھ اسباق پڑھنے کے لیے اپنے استاذ شیخ عبد الرزاق ججویؒ کے پاس ججہ بھیج دیا۔

مسند تدریس:

فراغت کے بعد ہی آپ نے اپنے جامعہ کے اندر اپنے والد محترم کے زیر سایہ تدریسی منصب کو سنبھالا
اور درس و تدریس کو ہی اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیا۔ تقریباً 60 سال علم و عرفان کی شمعوں سے طالبین حق کے دلوں کو منور فرمایا ان ساٹھ سالوں میں تقریباً (22) بائیس مرتبہ مکمل دورہ تفسیر القرآن اور (60) ساٹھ سے زائد مرتبہ بخاری شریف کا درس دیا۔

---

[1]سفینہ مدینہ شمسیہ کے مکین، (ناشر الجامعہ التفسیریہ شمس العلوم)، رحیم یار خان، 1441ھ ص:۲۔
[2]سفینہ مدینہ شمسیہ کے مکین، (ناشر الجامعہ التفسیریہ شمس العلوم)، رحیم یار خان، 1441ھ ص:۲۔
[3]سفینہ مدینہ شمسیہ کے مکین، (ناشر الجامعہ التفسیریہ شمس العلوم)، رحیم یار خان، 1441ھ ص:۲۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.2 2022

حضرت کو تعلیم و تعلم کے ساتھ گہرا تعلق تھا حضرت علوم عقلیہ اور نقلیہ پر خاصی دسترس رکھتے تھے تعلیم و تعلم اور درس و تدریس کو ہی اپنا اوڑھنا اور بچھونا بنا رکھا تھا اس بات کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ بیماری کے باوجود بھی آپ اسباق پڑھایا کرتے تھے بسا اوقات دو آدمیوں کے سہارے پر بھی چل کر تعلیم و تدریس کے لیے تشریف لاتے تھے اور آخری دو سالوں میں شدید علالت اور عدمِ بصارت کے باوجود مسند تدریس کو نہ چھوڑا ایک مرتبہ فرمایا کہ میری طبیعت بعض مرتبہ اتنی زیادہ خراب ہوتی ہے کہ چلنا بھی مشکل ہو جاتا ہے مگر جب درس و تدریس کے لیے آتا ہوں تو نشاط اور چست ہو جاتا ہوں آپ فرماتے تھے کہ درس بخاری مجھے بخار سے نجات دلاتا ہے یہاں آکر میں بالکل تندرست ہو جاتا ہوں۔ گویا کہ حضرت کے لیے تمام بیماریوں کا علاج درس و تدریس ہی تھا۔ حضرت فرماتے تھے کہ تم تو پانچ چھ اسباق پڑھ کر ہی تھک جاتے ہو میں اپنے زمانہ طالب علمی میں ایک دن میں چوبیس چوبیس اسباق بھی پڑھا کرتا تھا۔

مدرسین کو اس بات کا علم ہے کہ درس و تدریس کتنا مشکل اور اہم کام ہے پانچ چھ اسباق کے بعد ہمت بالکل ہی جواب دے جاتی ہے اور ذہنی طور پر انسان تھک جاتا ہے۔ ایسے میں چوبیس سبق پڑھانا (صرف یہی نہیں) بلکہ والد بزرگوار کے ساتھ مدرسہ کے امور بھی سنبھالنا آپ جیسے بلند پایہ ہمت والے حضرات کا ہی کام ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو تدریس میں خوب ملکہ عطا فرمایا تھا آپ طلباء کو صرف پڑھاتے ہی نہیں بلکہ خوب سمجھا کے یاد کرا دیتے تھے۔ انتہائی مشکل علمی ابحاث کو بھی ایسے بہترین اور عام فہم انداز میں سمجھاتے کہ طالب کی فوراً تشنگی دور ہو جاتی تھی۔

آپ نے متداولہ وغیر متداولہ تمام کتب پڑھائیں لیکن آپ کا جو تعلق علم قرآن اور حدیث کے ساتھ تھا وہ کسی اور علم کے ساتھ اتنا نہ تھا۔ اسکی شہادت آپ کی علم تفسیر اور حدیث کی تصانیف دیتی ہیں واقفین حال جانتے ہیں کہ حدیث اور تفسیر کا پڑھانا انتہائِ مشکل امر ہے کہ تھوڑی سی کوتاہی بھی ایک بڑے نقصان کا باعث بن سکتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان علوم میں جو ملکہ اور قوت عطا فرمائی ہے اس کے اندازہ آپ کی تصانیف سے باخوبی لگایا جاسکتا ہے۔ احادیث کی اطویل ابحاث کو اس بہترین انداز سے بیان فرماتے کہ طلباء کے لیے ان ابحاث کو ذہن نشین کرنا انتہائی آسان ہو جاتا اسی طرح تفسیر میں بھی ایسا انداز اختیار فرماتے کہ طویل تشریح کی حامل آیات کی تفسیر چند جملوں میں طلباء کے ذہنوں میں نقش ہو کہ رہ جاتیں۔ اسی طرح فن میراث میں بھی حضرت کو خوب ملکہ تھا

فن میراث کو حدیث شریف میں نصف علم قرار دیا گیا ہے۔ علماء جانتے ہیں کہ یہ کس قدر مشکل فن ہے اس کا سمجھنا، یاد کرنا اور مشق کرنا ایک انتہائی مشکل مرحلہ ہے مگر بڑے سے بڑا مسئلہ بھی حضرت منٹوں میں حل فرما دیا کرتے تھے

حضرت رحمہ اللہ تعالی کو طلباء کرام سے خاص محبت تھی اپنی حقیقی اولاد کی طرح ان سے محبت کیا کرتے تھے تعطیلات میں بھی طلباء کرام کے آرام اور سہولت کی ہمہ وقت فکر رہتی تھی ہر معاملے میں دین کے طالب علموں کو اپنے ساتھ رکھا کرتے تھے اور اپنے مخصوص انداز میں فرماتے کہ

"ابا اگر طلباء نہ ہوں تو میں مونجھا ہو جاتا ہوں"

حضرت کا مزاج تھا کہ ہر طالب علم یہ سمجھتا کہ جتنی محبت اور شفقت حضرت کی مجھ سے ہے شاید اتنی کسی اور کے ساتھ نہیں۔

سلوک و عرفان:

علم و عمل کے ساتھ ساتھ تصوف و معرفت بھی مولانا شریف اللہ کے خاندان کا خاص طرۂ امتیاز رہا ہے کہ علم ظاہری کی تکمیل کے بعد علوم باطنی کی طرف توجہ فرماتے تھے۔[4]

حضرت نے بھی اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے علوم باطنی کی طرف توجہ فرمائی اور اس کے لیے سندھ کے مشہور بزرگ سائیں حضرت حماد اللہ الھالیجوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے خادمانہ اور مریدانہ نسبت ہے۔ حضرت رحمہ اللہ تعالی کا اپنے شیخ کے ساتھ مظبوط تعلق تھا مولانا شریف اللہ جامعہ کے ایام تعطیلات میں دو دو تین تین مہینے کے لیے اپنے شیخ کے پاس چلے جاتے اور وہیں رہ کر روحانی تشنگی کو سیرابی بخشتے۔

حضرت جب اپنے اس سفر سلوک و عرفان کے پوشیدہ حالات سے پردہ اٹھاتے تو اس محنت اور مجاہدے کو سن کر قرون اولی کی یاد تازہ ہو جایا کرتی تھی"۔[5]

"مولانا شریف اللہ اپنے شیخ کے احترام میں پنو عاقل اسٹیشن سے قریہ ہالیجی تک پیدل سفر طے کرتے تھے حتی کہ ایک مرتبہ زبردست سیلاب آیا اور پانی سینے تک پہنچ گیا تو اس حال میں بھی پیدل تشریف لے گئے پھر کچھ عرصہ بعد حضرت ہالیجویؒ نے آپ کو حکم دیا کہ سواری کو استعمال کر لیا کرو تو شیخ کے حکم سے قریہ ہالیجی سے واپسی پر تانگہ سواری وغیرہ پر سوار ہو جاتے تھے پھر کچھ عرصہ بعد پنو عاقل سے قریہ ہالیجی جانے کے لیے بھی سواری کا حکم ہوا تو اس کے بعد آمد و رفت بذریعہ سواری ہوا کرتی تھی"۔

مولانا شریف اللہ رحمۃ اللہ علیہ جب اپنے روحانی شیخ کے ہاں ہوتے تو اکثر نماز فجر کے بعد کا درس آپ ہی کے ذمہ ہوتا تھا۔[6]

---

[4] سفینہ مدینہ شمسیہ کے مکین، (ناشر الجامعہ التفسیریہ شمس العلوم)، رحیم یار خان، 1441ھ ص:۲۔

[5] سفینہ مدینہ شمسیہ کے مکین، (ناشر الجامعہ التفسیریہ شمس العلوم)، رحیم یار خان، 1441ھ ص:۲۔

[6] سفینہ مدینہ شمسیہ کے مکین، (ناشر الجامعہ التفسیریہ شمس العلوم)، رحیم یار خان،، 1441ھ ص:۲۔

حضرت رحمہ اللہ کا سند حدیث میں مقام:

حدیث کے اندر سند کا ایک بنیادی مقام ہے محدث کی سند میں واسطے جتنے کم ہوں اتنا ہی وہ اس محدث اور اس کی کتاب کی فضیلت پر دال ہیں۔امام بخاری کی بخاری میں جہاں اور بھی کمالات ہیں وہیں امام بخاری کی علوسند (یعنی ثلاثیات بخاری) بھی اس کے کمالات میں سے ہے اور علوم نبوت کے شائقین جانتے ہیں کہ علوسند کس قدر اہم شیئ اور اعلی درجہ کی نعمت ہے یہ وہ گوہر نایاب ہے جس کے لیے ہمارے اسلاف مہینوں کا دور دراز سفر کرتے اور بے حساب مشقت اٹھاتے تھے۔ حضرت کو اللہ تعالیٰ نے جہاں اور کمالات سے نوازہ ہے وہیں حضرت پر اللہ کا یہ فضل بھی ہے کہ حضرت کی سند حدیث شریف اس قدر اعلٰی ہے کہ حضرت سے لے کر رسالت مآب ﷺ تک کل سولہ واسطے بنتے ہیں۔(ثلاثیات بخاری کے اعتبار سے) مختلف افراد نے اس سند کی تحقیق کی ہے جس سے پتا چلتا ہے کہ پوری روئے زمین پر اس سے عالی سند موجود نہیں ہے [7]

علمی خدمات:

اللہ تعالی نے موصوف کو تالیف وتصنیف کا خاص ملکہ عطاء فرمایا تھا، آپ نے چند ایک علمی تصنیفات لکھیں جن کا تذکرہ مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔التفسیر البدیع عربی

۲۔تفسیر تبیان القرآن

۳۔التفسیر الکوثری

۴۔تفسیر تیسیر القرآن

۵۔مقدمہ القرآن

۶۔مقدمہ القرآن (اردو)

۷۔الکوثر البخاری (شرح بخاری)

۸۔الکوثر الشمسی (شرح ترمذی)

۹۔تنویر المشکوۃ

۱۰۔المجموعہ الصادق

۱۱۔تعلیم الفرائض

تفسیر الکوثری میں مولانا شریف اللہ کا اسلوب و منہج اور خصوصیات۔

جامع اور مختصر تفسیر:

تفسیر الکوثری فضیلۃ الشیخ استاذ تفسیر والحدیث مولانا محمد شریف اللہؒ کی ایک جامع مگر مختصر تفسیر ہے۔ آپ کا انداز تحریر عام فہم اور آسان ہے۔ مختصر انداز میں آیات کی جامع وضاحت کی گئی ہے۔۔ گویا یوں لگتا ہے کہ دریا کو کوزے میں بند کیا گیا ہو۔یقینا یہ انداز مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی قابلیت کا منہ بولا ثبوت ہے۔

تفسیر القرآن بالقرآن:

قرآن کریم کی کچھ آیات کی تفسیر قرآنی آیات ہی سے ہوتی ہے۔یہ طریقہ مفسرین کے نزدیک سب سے پسندیدہ طریقہ ہے۔مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس اسلوب اور طرز کو اختیار کیا ہے۔اور اسکو اولیت دیتے ہوئے جس آیت کی تفسیر دوسری آیت سے ہوتی ہے اسکو اختیار کیا ہے۔

مثال:

سورۃ الانفال کی آیت انما المومنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبہم (بے شک مومنین تو وہ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں) کی تفسیر کما قال اللہ تعالی ۔ والذین ہم من خشیۃ ربہم مشفقون (اور وہ لوگ جو اپنے رب کے خوف کی وجہ سے ڈرتے ہیں) سے کی ہے۔۔(التفسیر الکوثری ص55۔)

تفسیر القرآن بالاحادیث:

---

[7] **سفینہ مدینہ شمسیہ کے مکین،(ناشر الجامعہ التفسیریہ شمس العلوم)،رحیم یار خان،1441ھ ص:۲۔**

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.2 2022

قرآنی آیات کی تفسیر قرآنی آیات سے کے بعد دوسرا درجہ احادیث نبویہ کا ہے کیونکہ احادیث مبارکہ سے قرآنی آیات کی تفسیر کی گئی ہے۔ارشادباری تعالی ہے۔ و انزلنا الیک الذکر لتبین للناس ما نزل الیهم ولعلهم یتفکرون (اور ہم نے آپ پر ذکر اتارا تاکہ آپ لوگوں کے لیے وضاحت کریں ان ارشادات کی جوان لوگوں پر نازل ہوئے ہیں تاکہ وہ غور کریں)

تفسیرالکوثری موصوف نے احادیث طیبہ اقوالِ صحابہ کی روشنی میں لکھی ہے۔مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اکثر آیات کے ضمن میں وضاحت کے لیے احادیث مبارکہ کو پیش کیا ہے۔مولانا نے اکثر احادیث کو عربی متن کے ساتھ لکھاہے مگر حدیث کے راوی اور حوالہ جات ذکر نہیں کیے۔ بعض مقامات پر احادیث کو صرف اردو میں لکھنے پر اکتفا کیا گیا ہے۔

مثال نمبر1:

تفسیرالکوثری صفحہ نمبر57پر " اذ تستغیثون ربکم فاستجاب لکم انی ممدکم بالف من الملئکة مردفین "(اور یاد کرو اس وقت کو جب تم فریاد کررہے تھے تو اس نے تمہاری فریاد کو قبول کیا کہ میں ایک ہزار لگاتار آنے والے فرشتوں کے ذریعے تمہاری مدد کروں گا)اس آیت کی وضاحت میں حضرت ابن عباس کی روایت ذکر کیا کہ فرشتوں کے عماموں کارنگ بدر میں سیاہ تھا احد میں سرخ تھا فرشتوں نے یوم بدر لڑائی بھی کی تھی البتہ یوم الاحزاب اور یوم الحنین صرف اترے تھے اور لڑائی نہ کی تھی[8]۔

مثال نمبر2

تفسیرالکوثری صفحہ نمبرستاون پر اسی طرح آپ نے آیت اذ یغشیکم النعاس امنة منه (اور یاد کرو اس وقت کو جب کہ طاری کردی تھی تم پر اونگھ اپنی طرف سے چین کے واسطے)کی وضاحت حدیث کے ذریعے کی۔[9] اور یہ حدیث ذکر کی" عن علی وما فینا الا نائم الا رسول اللہ ﷺ تحت شجرة یصلی و یبکی حتی اصبح"۔[10]

موصوف ہر آیت کی تشریح میں حدیث پیش نہیں کرتے ہیں بلکہ پہلے اپنے الفاظ میں تشریح پیش کرتے ہیں، پھر جہاں پر حدیث کی ضرورت پیش ہوتی ہے وہاں حدیث لکھتے ہیں۔

سورۃ کے نزول کے متعلق تاریخی وضاحت:

سورت سے قبل مصنف علیہ الرحمۃ سورت کے نزول کا تاریخی اعتبار سے عرصہ نزول متعین کرتے ہیں جیسا کہ سورۃ الانفال کے بارے میں مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ سورت غزوہ بدر اور صلح حدیبیہ کے درمیان نازل ہوئی اسی طرح مصنف علیہ الرحمہ اس بات کو بھی متعین کرتے ہیں کہ سورت کا نزول کس سورت کے بعد ہے ۔ کما قال فی سورۃ الانفال نزلت بعد البقرۃ وھی مدنیة۔مصنف کی عادت مبارک ہے کہ اپنی تفسیر میں سورۃ کی آیات اس کے کلمات اس کے حروف کی تعداد کو بھی متعین کرتے ہیں اسی طرح مصنف رحمۃ اللہ علیہ سورتوں کے درمیان ربط کو بھی واضح کرتے ہیں ۔[11]

الفاظ کے معنی کی وضاحت:

مصنف علیہ الرحمہ کی عادت ہے کہ آپ الفاظ کے معنی بھی واضح کرتے ہیں جیساکہ ذات شوکہ کامعنی آپ نے واضح کرتے ہوئے فرمایا ای ذات السلاح فی الحرب۔[12]

نحوی تحقیق:

اکثر اوقات آپ رحمۃ اللہ علیہ آیات کی ترکیب نحوی بھی پیش کرتے ہیں۔جیسا کہ مصنف علیہ الرحمہ نے ترکیب نحوی کو بیان کرتے ہوئے صفحہ نمبر 57 پر آپ نے فرمایا بدل من اذ یعدکم۔[13]

خلاصہ کاعنوان:

☆ اکثر مقامات پر"خلاصہ " کاعنوان قائم کرکے موصوف مکمل کامختصر خلاصہ پیش کرتے ہیں۔

مثال:

---

[8] **سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبراني (المتوفى: 360هـ) المعجم الكبير (مكتبة ابن تيمية – القاهرة الطبعة: الثانية ويشمل القطعة التي نشرها لاحقا المحقق الشيخ حمدي السلفي من المجلد 13 (دار الصميعي - الرياض / الطبعة الأولى، 1415 هـ - 1994 م)ج11،ص389**

[9] محمد شریف اللہ، شیخ:التفسیر الکوثری،مکتبہ تفسیریہ شمس العلوم،رحیم یارخان،1428ھ ج1ص 57-

[10] **أبو بكر محمد بن إسحاق بن خزيمة بن المغيرة بن صالح بن بكر السلمي النيسابوري (المتوفى: 311هـ) صحيحُ ابن خُزَيمة (المكتب الإسلامي الطبعة: الثالثة، 1424 هـ - 2003 م) ج1،ص450**

[11] محمد شریف اللہ، شیخ:التفسیر الکوثری،مکتبہ تفسیریہ شمس العلوم،رحیم یارخان،1428ھ ج1ص 54-

[12] محمد شریف اللہ، شیخ:التفسیر الکوثری،مکتبہ تفسیریہ شمس العلوم،رحیم یارخان،1428ھ ج1ص56

[13] محمد شریف اللہ، شیخ:التفسیر الکوثری،مکتبہ تفسیریہ شمس العلوم،رحیم یارخان،1428ھ ج1 صفحہ نمبر57

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.2 2022

تفسیر الکوثری سورۃ البقرۃ صفحہ نمبر 60 پر مصنف نے خلاصہ کا عنوان باندھ کر یہ بتایا ہے کہ الذین قالوا سمعنا وھم لا یسمعون میں طلب حق کی نہیں ہے تو توفیق قبول کرنے کی ان سے مسلوب ہے لہذا جو مسلمان کسی حکم اسلامی حکم پر عمل نہیں کرے گا تو گویا وہ اس حکم میں جو اس کا متروک العمل ہے بمنزلہ الذین قالوا سمعنا وھم لا یسمعون کے ہے۔لہذا اے ایمان والو اطیعو اللہ ورسولہ یہاں تک عموی تعمیل حکم کا بیان ہے آگے خصوصی حکم جہاد میں تعمیل حکم کا بیان ہے[14]

شان نزول:

بعض مقامات پر آیات کے شان نزول کی نشاندہی بھی مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کی ہے ۔ واعلموا انما غنمتم کا شان نزول بیان کرتے ہوئے مصنف نے فرمایا ہے روی الکلبی انھا نزلت فی بدر وعلیہ الجمھور۔وقال الواقدی کان الخمس فی غزوۃ بنی قینقاع بعد بدر بشھر و ثلاثہ ایام من شوال سنۃ اثنتین[15]

فائدہ کا عنوان:

اس تفسیر میں موصوف نے "فائدہ" کا عنوان قائم کرکے آیت کے مفہوم کو مزید بہتر طریقے سے واضح کرتے ہوئے ترکیب نحوی اور اختلاف قراءت کی بھی وضاحت کرتے ہیں۔

مثال:

تفسیر الکوثری صفحہ نمبر ۶۲ پر اللھم ان کان ہذا ھو الحق من عندک اس آیت کے تحت فائدہ کا عنوان باندھ کر آپ نے الحق کے متعلق فرمایا کہ اکثر قراء کے نزدیک یہ بنصب القاف ہے اور خبر ہے لکان لاصفۃ کی۔[16]

نجم الآیۃ:

اسی طرح تفسیر میں "نجم الآیۃ" کا عنوان قائم کرکے موصوف اگلی آنے والی آیت کی انتہائی بلیغ اور مختصر تشریح بیان کرتے ہیں۔

مثال:

قل للذین کفروا ان ینتھوا یغفر لھم (فرمادیجیے کافروں کو کہ اگر وہ باز آجائیں تو انکو بخش دیا جائیگا) آیت سے قبل اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آگے کفار کو اسلام کی مخالفت سے رک جانے کی ترغیب ہے اور نہ رکنے پر ترہیب ہے۔ [17]

بے سود باتوں سے اجتناب:

کتب تفسیر کی ایک خامی یہ بھی ہے کہ ان میں غیر ضروری اور بے سود باتوں کی تحقیق بڑے اہتمام سے کی جاتی ہے
جو قرآن کے مقصد تذکیر واستدلال کے بالکل خلاف ہے۔موصوف نے ایسے مسائل کی تحقیق و جستجو کی نہ صرف مذمت کی ہے بلکہ اپنی تفسیر میں غیر ضروری اور غیر اہم مباحث سے حتیٰ الامکان پرہیز کیا ہے۔

مولانا شریف اللہ نے تفسیر قرآن مرتب کرنے کیلئے ہر اس حدیث اور اثر کو اکٹھا کیا جو اس میدان میں ممکن تھی۔ قاری اس تفسیر کے مطالعے سے نہ صرف احادیث وروایات کے وافر ذخیرے سے مستفیض ہوتا ہے بلکہ اسے تفسیر، فقہ وکلام اور تاریخ وسیرت کی وسیع اور مستند معلومات بھی حاصل ہوتی ہیں۔

مسنون ادعیہ کا ذکر:

تفسیر الکوثری "میں موقع ومحل کے مطابق آنحضور ﷺ اور صحابہ کرام کے معمول کی بعض دعاؤں کا تذکرہ پایا جاتا ہے۔مثلاً انبیاء کرام علیہم السلام کی ادعیہ مبارکہ کو نقل کیا گیا ہے۔

مثال:

جیسا کہ سورۃ البقرۃ کی آیت فتلقی آدم من ربہ کلمت (پھر ملے آدم علیہ السلام کو اپنے رب کی طرف سے چند کلمات) کے ضمن میں آپ نے حضرت آدم علیہ السلام کی دعا ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا و ترحمنا لنکونن من الخسرین (اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے اور اگر تو نے نہ بخشا ہمیں اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے) کو بیان کیا۔[18]

واقعات کا مجموعہ:

---

[14] محمد شریف اللہ، شیخ: التفسیر الکوثری، مکتبہ تفسیریہ شمس العلوم، رحیم یار خان، 1428ھ ج1 صفحہ نمبر 60

[15] محمد شریف اللہ، شیخ: التفسیر الکوثری، مکتبہ تفسیریہ شمس العلوم، رحیم یار خان، 1428ھ ج1 صفحہ نمبر 64

[16] محمد شریف اللہ، شیخ: التفسیر الکوثری، مکتبہ تفسیریہ شمس العلوم، رحیم یار خان، 1428ھ ج1 صفحہ نمبر 62

[17] محمد شریف اللہ، شیخ: التفسیر الکوثری، مکتبہ تفسیریہ شمس العلوم، رحیم یار خان، 1428ھ ج1 ص نمبر 64۔

[18] محمد شریف اللہ، شیخ: التفسیر الکوثری، مکتبہ تفسیریہ شمس العلوم، رحیم یار خان، 1428ھ ج1 ص نمبر 18۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.2 2022

تفسیر الکوثری" کی ایک خوبی یہ ہے کہ اس میں واقعات اور احکام کے اسرار ورموز بھی بیان کیے گئے ہیں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ اسلوب مصنف نے امام فخر الدین رازی کی پیروی میں اختیار کیا ہے چنانچہ موصوف نے مختلف واقعات اور قصص کو بحث وتحقیق کا موضوع بنایا ہے اور حقائق تک پہنچنے کی سعی کی ہے۔

مثال نمبر1:

آیت واذ نجینکم من ال فرعون یسومونکم سوء العذاب الخ (اور جب ہم نے تمہیں نجات دی آل فرعون سے کہ وہ تمہیں برا عذاب دیتے تھے) کے تحت آپ نے حضرت موسی علیہ السلام اور فرعون کا واقعہ ذکر کیا کہ فرعون نے موسی علیہ السلام کی طلب میں نوے ہزار بچے ذبح کروائے تھے۔[19]

مثال نمبر2:

سورۃ الانفال کے آغاز میں غزوہ بدر کا تفصیلی طور پر مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے۔[20]

اختلافی نکات کی وضاحت:

مولانا شریف اللہ آیات کی تفسیر کرتے ہوئے بوقت ضرورت اضافی معلومات اور اختلافی نکات کو نمایاں کرنے کیلئے اکثر مؤلفین کے نام اور بعض اوقات ان کی کتابوں کے حوالے دیتے جاتے ہیں، جن کو تصنیف ممدوح میں مرجع بنایا گیا ہے۔ اس طریقہ کار کے ضمنی فوائد میں سے ایک یہ ہے کہ محققین کیلئے ان مصادر سے براہ راست مستفیض ہونے کی سہولت ہو گی، دوسرا یہ کہ سابقہ مؤلفین کی بیش قیمت آراء اور ان کی بہت سی ایسی کتابیں جو اب نایاب ہیں، ان کے نام اور اقتباسات کے نمونے بھی محفوظ ہو گئے۔

تفسیر الکوثری کی جلدیں:

تفسیر الکوثری دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس تفسیر کی اول جلد مسجد نبوی شریف میں لکھی گئ جبکہ دوسری جلد مسجد حرام میں لکھی گئی تھی۔

سورتوں کی فضیلت پر احادیث:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے ہر سورۃ کے آخر میں اس سورۃ کی فضیلت کے متعلق حدیث بھی ذکر کرتے ہیں۔

مثال:

"حدثنا حامد بن أحمد وسعيد بن محمد، ومحمد بن القاسم. قالوا: أخبرنا محمد بن مطر. إبراهيم بن شريك. أحمد بن يونس. سلام بن سليم. هارون بن كثير عن زيد بن أسلم عن أبيه عن أبي أمامة عن أبي بن كعب قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلّم «من قرأ سورة يونس أعطي من الأجر ومن الحسنات بعدد من صدّق بيونس وكذّب به، وبعدد من غرق مع فرعون"[21]

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص سورہ یونس کی تلاوت کرے گا اسے یونس پر ایمان لانے والوں اور اس پر جھوٹ بولنے والوں کی تعداد اور فرعون کے ساتھ غرق ہونے والوں کی تعداد کے حساب سے اجر اور نیکیاں دی جائیں گی۔

خلاصہ:

تفسیر الکوثری مولانا محمد شریف اللہ کی اردو زبان کی نہایت مختصر جامع اور عمدہ تفسیر ہے۔ آپ نے روایت اور درایت دونوں کو مد نظر رکھتے ہوئے تفسیر لکھی۔ شان نزول، ربط ما بین السور، مشکل الفاظ کے معانی، ترکیب نحوی، قرآت کے اختلاف، اور ناسخ و منسوخ ان تمام چیزوں کا آپ نے احاطہ کیا۔ یہ ایک عام فہم تفسیر ہے۔ مختلف ابحاث کو انتہائی آسان پیرائے میں بیان کیا گیا ہے۔ اہل علم اور عوام الناس دونوں کے لیے یہ ایک بہترین تفسیر ہے۔

---

[19] محمد شریف اللہ، شیخ: التفسیر الکوثری، مکتبہ تفسیریہ شمس العلوم، رحیم یار خان، 1428ھ ج1 ص نمبر21-

[20] محمد شریف اللہ، شیخ: التفسیر الکوثری، مکتبہ تفسیریہ شمس العلوم، رحیم یار خان، 1428ھ ج1 ص نمبر54-

[21] **أبو الحسن علي بن أحمد بن محمد بن علي الواحدي، النيسابوري، الشافعي (المتوفى: 468هـ) الوسيط في تفسير القرآن المجيد (دار الكتب العلمية، بيروت – لبنان الطبعة: الأولى، 1415 هـ - 1994 م) ج2، ص537.**

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.2 2022

حوالہ جات

[1]سفینہ مدینہ شمسیہ کے مکین،(ناشر الجامعہ التفسیریہ شمس العلوم)،رحیم یارخان، 1441ھ ص:۲۔

[2]سفینہ مدینہ شمسیہ کے مکین،(ناشر الجامعہ التفسیریہ شمس العلوم)،رحیم یارخان، 1441ھ ص:۲۔

[3]سفینہ مدینہ شمسیہ کے مکین،(ناشر الجامعہ التفسیریہ شمس العلوم)،رحیم یارخان، 1441ھ ص:۲۔

[4]سفینہ مدینہ شمسیہ کے مکین،(ناشر الجامعہ التفسیریہ شمس العلوم)،رحیم یارخان، 1441ھ ص:۲۔

[5]سفینہ مدینہ شمسیہ کے مکین،(ناشر الجامعہ التفسیریہ شمس العلوم)،رحیم یارخان، 1441ھ ص:۲۔

[6]سفینہ مدینہ شمسیہ کے مکین،(ناشر الجامعہ التفسیریہ شمس العلوم)،رحیم یارخان، 1441ھ ص:۲۔

[7]سفینہ مدینہ شمسیہ کے مکین،(ناشر الجامعہ التفسیریہ شمس العلوم)،رحیم یارخان، 1441ھ ص:۲۔

[8]سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبراني (المتوفى: 360هـ) المعجم الكبير (مكتبة ابن تيمية – القاهرة الطبعة: الثانية ويشمل القطعة التي نشرها لاحقا المحقق الشيخ حمدي السلفي من المجلد 13 (دار الصميعي - الرياض / الطبعة الأولى، 1415 هـ - 1994 م) ج11،ص389-

[9]محمد شریف اللہ، شیخ:التفسیر الکوثری، مکتبہ تفسیریہ شمس العلوم، رحیم یارخان، 1428ھ۔

10أبو بكر محمد بن إسحاق بن خزيمة بن المغيرة بن صالح بن بكر السلمي النيسابوري (المتوفى: 311هـ) صحيحُ ابن خُزَيمة (المكتب الإسلامي الطبعة: الثالثة، 1424 هـ - 2003 م) ج1،ص450-

11محمد شریف اللہ، شیخ:التفسیر الکوثری، مکتبہ تفسیریہ شمس العلوم، رحیم یارخان، 1428ھ۔

[12]محمد شریف اللہ، شیخ:التفسیر الکوثری، مکتبہ تفسیریہ شمس العلوم، رحیم یارخان، 1428ھ -

[13]محمد شریف اللہ، شیخ:التفسیر الکوثری، مکتبہ تفسیریہ شمس العلوم، رحیم یارخان، 1428ھ

[14]محمد شریف اللہ، شیخ:التفسیر الکوثری، مکتبہ تفسیریہ شمس العلوم، رحیم یارخان، 1428ھ۔

[15]محمد شریف اللہ، شیخ:التفسیر الکوثری، مکتبہ تفسیریہ شمس العلوم، رحیم یارخان، 1428ھ-

[16]محمد شریف اللہ، شیخ:التفسیر الکوثری، مکتبہ تفسیریہ شمس العلوم، رحیم یارخان، 1428ھ۔

[17]محمد شریف اللہ، شیخ:التفسیر الکوثری، مکتبہ تفسیریہ شمس العلوم، رحیم یارخان، 1428ھ۔

[18]احمد شریف اللہ، شیخ:التفسیر الکوثری، مکتبہ تفسیریہ شمس العلوم، رحیم یارخان، 1428ھ۔

[19] محمد شریف اللہ، شیخ:التفسیر الکوثری، مکتبہ تفسیریہ شمس العلوم، رحیم یارخان، 1428ھ -

[20]محمد شریف اللہ، شیخ:التفسیر الکوثری، مکتبہ تفسیریہ شمس العلوم، رحیم یارخان، 1428ھ۔

[21]ابو الحسن علي بن أحمد بن محمد بن علي الواحدي، النيسابوري، الشافعي (المتوفى: 468هـ) الوسيط في تفسير القرآن المجيد (دار الكتب العلمية، بيروت – لبنان الطبعة: الأولى، 1415 هـ - 1994 م)ج2،ص537-